قرآنِ کریم کی حلاوت اور برکت

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ رَبِيعًا لِلْقُلُوبِ، وَشِفَاءً لِلصُّدُورِ، وَنُورًا لِلْعُقُولِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، خَيْرُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَرَتَّلَهُ، وَعَمِلَ بِهِ وَعَلَّمَهُ، وَتَدَبَّرَ مَعَانِيَهُ فَذَاقَ حَلَاوَتَهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ:(**وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ* قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ**)(١).

روزہ دار حضرات وخواتینِ اسلام: میرے عزیز بھائیو! الحمدللہ رمضان المبارک کا مہینہ ہم پر سایہ فگن ہو چکا ہے اور توفیقِ الٰہی سے ہمیں روزہ تراویح اور تلاوت وذکر کی سعادت حاصل ہو رہی ہے آئیے خدائے عزّوجلّ سے مخلصانہ دعا کریں کہ وہ ہمارے روزے تراویح ذکر و تلاوت اور تمام اعمال صالحہ کو قبول فرمائے اور تقوی سے مزین ہونیکی سعادت عطا فرمائے رمضان المبارک اور قرآن کریم میں ایک مضبوط رشتہ ہے کیونکہ اسی ماہ مبارک میں قرآنِ پاک لوح

(١) الزمر : ٢٧ - ٢٨.

محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف نازل کیا گیا[1] فرمان خداوندی ہے :﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ﴾[2]. ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا جس کا (ایک) وصف یہ ہیکہ وہ لوگوں کیلئے (ذریعۂ) ہدایت ہے اور (دوسرا) وہ واضح الدلالتہ ہے، رمضان اور قرآن پاک میں ایک تعلق اس طور پر بھی ہے کہ دونوں بارگاہ ایزدی میں بندے کی سفارش کریں گے اور روزہ دار کو تلاوت اور روزے کی برکت سے بیک وقت دو دو شفاعتیں حاصل ہونگی، مسند احمد کی روایت ہے :«الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[3]. روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، اس عظیم سعادت کا تقاضا ہیکہ ہم اپنے وقت کا کثیر حصہ قرآن کیلئے فارغ کریں، اور خاص طور پر رمضان المبارک میں ہم تلاوت کا ایک نظام مرتب کریں قرآن کے مفہوم میں تدبُّر و تفکُّر کریں اسکے احکام کی روشنی میں اپنی زندگی ڈھالیں بلاشبہ یہ رب العالمین کا بابرکت کلام ہے جو نبیٔ کریم صاحب ﷺ پر بذریعۂ وحی نازل کیا گیا ہے یہ سراپا خیر وبرکت باعث رحمت اور ذریعۂ ہدایت ہے باری تعالی کا فرمان عالیشان ہے :﴿ وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾[4]. یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بابرکت ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقوی اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا

---

(١) تفسير ابن كثير : (١/٥٠١) والبغوي : (١/١٩٨).
(٢) البقرة : ١٨٥.
(٣) أحمد : ٦٦٢٦.
(٤) الأنعام : ١٥٥.

جائے یہ ایسی عظیم الشان کتاب ہے جسکی عبرت بھری باتیں قیامت تک قائم ودائم رہیں گی اس کے معانی کی ندرت اور سحر انگیزی کبھی ختم نہیں ہوگی یہ متقیوں کیلئے سراپا ہدایت ہے، ارشاد قرآنی ہے: ﴿ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ﴾[1]. اللہ تعالی نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے، ایک ایسی کتاب جو باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے جس سے اپنے رب سے ڈرنیوالوں کے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر انکے بدن اور دل نرم ہوکر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں

قرآن کی حلاوت کی مثال شہد اور گھی سے

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! بلاشبہ قرآن کریم میں ایک خاص شیرینی لذت اور طراوت ہے سمجھانے کیلئے اس کی مثال شہد اور گھی سے دی گئی ہے چنانچہ ایک صاحب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ بادل کا ایک ٹکڑا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ انہیں اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ توکوئی کم۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ!۔ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « اعْبُرْهَا». ٹھیک ہے بیان

---

(۱) الزمر : ۲۳.

کرو انہوں نے کہا سایہ سے مراد دینِ اسلام ہے اور ٹپکنے والے شہد اور گھی سے مراد قرآن مجید کی شیرینی ہے اور جو لوگ انہیں اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں وہ حاملینِ قرآن ہیں،[1] حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ لطف ولذت تین چیزون میں تلاش کرو، نماز میں، قرآن میں، اور ذِکر الہی میں، پس اگر ان تینوں میں تم کو لذت وحلاوت حاصل ہو تو آگے بڑھو اور بشارت قبول کرو[2]. واقعی قرآن کریم حسن عبارت اور حسن معانی کا مجموعہ ہے اس میں فصاحت کی شیرینی اور بلاغت کی مٹھاس ہے جس سے کانوں کو لذت اور دلوں کو طمانینت نصیب ہوتی ہے

مسلمان تو ایک طرف قرآن کی سحر انگیزی اور حلاوت بسا اوقات بڑی حد تک کفار کو بھی متاثر کردیتی ہے چنانچہ ولید بن مغیرہ جیسا دشمنِ اسلام بھی قرآن کے بارے میں یہ کہنے پر مجبور ہوگیا = بخدا قرآن میں ایک خاص قسم کی چاشنی اور حسن وجمال ہے یہ فائدے سے بھر پور ایک درخت کے مانند ہے جس کا اوپری حصہ انتہائی پھل دار اور نچلا حصہ خیر وبرکت سے پُر ہے قرآن ہی غالب ہو کر رہے گا اس پر غلبہ نہیں حاصل کیا جاسکتا

قرآن کی حلاوت اور مٹھاس سے لطف حاصل کرنے کا طریقہ

---

(١) متفق عليه واللفظ للدارمي : ٢٢١١.
(٢) حلية الأولياء لأبي نعيم :(١٧١/٦) وتفسير ابن رجب الحنبلي (٣٨٠/٢).

قرآن کریم سے شغف رکھنے والو! رہا یہ سوال کہ ہم کس طرح قرآن کریم کی حلاوت سے لطف حاصل کریں؟ تو اس کا طریقہ یہ ہیکہ ہم قرآن پاک کے ساتھ محبت و تعظیم کا معاملہ کریں اور اس بات کا شعور واستحضار رکھیں کہ یہ باری تعالی کا خطاب اور فرمان ہے جو ہماری طرف متوجہ کیا گیا ہے سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس بات کا اندازہ کرنا چاہے کہ آیا اس کے دل میں اللہ تعالی کی محبت ہے یا نہیں؟ تو اس کو اپنے آپ کو قرآن کریم پر پیش کرنا چاہیئے پس اگر اس کے دل میں قرآن کی محبت موجزن ہے تو اس کا مطلب ہیکہ اس کا دل اللہ کی محبت سے بھی لبریز ہے کیونکہ قرآن کریم اللہ کا کلام عالیشان ہے[1] اور ظاہر ہے جس کے دل میں قرآن کی محبت ہوگی وہ اس کے معانی میں غور وفکر کر کے اس پر عمل کرے گا اور اس کی تلاوت کا اہتمام کر کے اس سے حلاوت حاصل کرے گا چنانچہ نبیٔ رحمت ﷺ کا یہی حال تھا آپ کو تو قرآن کریم سے عشق تھا اس کی تلاوت سے آپ کو ایمانی حلاوت قلبی راحت اور دلی سکون حاصل ہوتا تھا آپ ﷺ کی تلاوت انتہائی پُر سکون اور طمانینت سے لبریز ہوتی جس میں ترتیل وتجوید کی پوری رعایت ہوتی اور ایک ایک حرف بالکل واضح ہوتا تھا[2]: (وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا)[3]. اور ہم نے قرآن میں جابجا فصل رکھا تاکہ آپ اس کو لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں[4]، اور ہم نے اس کو

(١) السنة لعبد الله بن أحمد ١/١٤٨.
(٢) أبو داود : ١٤٦٦ ، والترمذي : ٢٩٢٣ ، والنسائي : ١٠٢٢.
(٣) الإسراء : ١٠٦.
(٤) ابن كثير ٥/١٢٧.

بالتدریج تھوڑا تھوڑا اتارا کبھی کبھی آپ ﷺ کی یہ کیفیت ہوتی کہ ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے باری تعالی سے سرگوشی فرماتے آیت کے معانی ومطالب میں تدبُّر و تفکُّر فرماتے اور اسی کیفیت کے ساتھ صبح فرمادیتے (١). الحاصل تجوید وترتیل کی رعایت کے ساتھ تلاوت کی کثرت سے بندے کو قرآن کی حلاوت نصیب ہوتی ہے اسی لئے باری تعالی نے اس کا حکم فرمایا ہے: ﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (٢). اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو، اسی طرح رات کے پُرسکون ماحول میں تلاوت اور تہجُّد میں طویل قرآت ایمانی حلاوت اور قرآنی لذت حاصل کرنے کا انتہائی اہم سبب ہے: ﴿ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا﴾ (٣). بے شک رات کے اٹھنے میں دل اور زبان میں خوب موافقت ہوتی ہے اور کلام ٹھیک ٹھیک ادا ہوتا ہے، اسی لئے رحمت عالم نے ہمیں تہجُّد میں تلاوت قرآن کی ترغیب دی ہے: « مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقْنْطِرِينَ» (٤). جس شخص نے دس آیات (کی تلاوت) کے ساتھ قیام کیا وہ غافل بندوں میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور جس شخص نے سو آیات (کی تلاوت) کے ساتھ قیام کیا وہ اطاعت گزار بندوں میں لکھا جائے گا، اور جس شخص نے ہزار

---

(١) ابن ماجه : ١٣٥٠. والآية من سورة المائدة ١١٨.
(٢) المزمل : ٤.
(٣) المزمل : ٦.
(٤) أبو داود : ١٣٩٨.

آیات (کی تلاوت) کے ساتھ قیام کیا وہ: مُقَنْطِرِین یعنی (بے حد و حساب) ثواب پانے والوں میں لکھا جائے گا۔[1].

قرآن کے ساتھ نبیٔ کریم ﷺ کا والہانہ تعلق

قرآن کریم کی حلاوت سے لذت حاصل کرنے والو! بلاشبہ قرآن کریم میں ایک لذت اور چاشنی ہے اور یہ لذت ہر اس بندے کو محسوس ہوتی ہے جو اس کی آیتوں کو قلبی توجہ سے سنتا ہے اور عقل کو کام لاتے ہوئے اس میں غور و فکر کرتا ہے[2] یقیناً یہ قرآن غور و فکر کرنے والوں کیلئے سراپا عبرت و نصیحت ہے باری تعالی کا فرمان ہے: ﴿ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ﴾[3]. اس میں اس شخص کیلئے بڑی عبرت ہے جس کے پاس (سمجھنے والا) قلب ہو یا وہ دل سے متوجہ ہو کر (اس کی طرف) کان ہی لگا دیتا ہو اسی لئے باری تعالی نے اس کو مکمل توجہ اور خاموشی کے ساتھ سننے کا حکم فرمایا اور اس حسن سماعت کو اپنی رحمت کا ذریعہ فرمایا: ﴿ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾[4]. اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسکی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہیکہ تم پر رحمت ہو، قرآن کریم سننے کے بعد نبیٔ کریم صاحب خلق عظیم ﷺ پر ایک کیفیت طاری ہوجاتی اس کی حلاوت سے لذت حاصل کرتے اور اسکی عظمت وہیبت سے

---

(١) ينظر المفاتيح شرح المصابيح ٢/٢٦٤.
(٢) تفسير ابن كثير : (٧/ ٤٠٩).
(٣) ق : ٣٧.
(٤) الأعراف : ٢٠٤.

آنکھیں جھلک پڑتیں ایک بار رحمتِ عالم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: «اقْرَأْ عليَّ». مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں آپ کو پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپ پر قرآن نازل ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي». میری یہ خواہش ہے کہ میں اس کو اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں پس میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾[1]. پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے، اس کے بعد مجھ سے فرمایا: رک جاؤ! تو جب میں نے اپنا سر اوپر کو اٹھایا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے[2]. اسی طرح ایک بار سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلاوت کر رہے تھے آپ ﷺ کا اُدھر سے گذر ہوا تو تلاوت سنکر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور اسکی حلاوت نے آپ ﷺ کے قدم روک دیئے اور آپ ﷺ رک کر تلاوت سننے لگے اگلے دن آپ ﷺ نے حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: «لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ»[3]. اگر تم نے دیکھا ہوتا، آج رات میں نے تمھاری تلاوت سنی، یقیناً

---

(۱) النساء : ٤١.
(۲) متفق عليه.
(۳) مسلم : ۷۹۳.

سنی، یقیناً تم کو آلِ داؤد علیہ السلام کی نغمگی اور خوش اِلحانی میں سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ باری تعالی نے ان علمائے کرام کی تعریف فرمائی ہے جو قرآن سنکر اور اسکے معانی سے متاثر ہوکر بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوجاتے ہیں :(إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا* وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا* وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا)[1]. جن لوگوں کو قرآن کا علم عطا کیا گیا ہے ان کے سامنے جب قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہوکر رہتا ہے اور روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کے خشوع میں اضافہ کردیتا ہے الہ العٰلمین ہم کو قرآن کریم سے سچی پکی محبت نصیب فرما اور اس پر عمل آسان فرما اور ہمکو اپنے عبادت گُزار بندوں میں شامل فرما .

(١) الإسراء : ١٠٧ - ١٠٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملت ِاسلامیہ! جو مومن بندہ کلام الہی کی کماحقہ تلاوت کرتا ہے اور اسکی ہدایت کے مطابق اپنی زندگی سنوارتا ہے تو اس کو قرآن کی حلاوت عطا کی جاتی ہے اور وہ اس کے حق میں مکمل شفاء ورحمت اور باعث خیر وبرکت ہوتا ہے باری تعالی کا فرمان ہے: (وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ)(١). اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو مؤمنین کے حق میں شفاء اور رحمت ہیں، رب ذوالجلال والاکرام نے کماحقہ تلاوت کرنے والے بندوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: (الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ)(٢). جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا کی ہے وہ اس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جیساکہ تلاوت کرنے کا حق ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے وہ حضرات مراد ہیں جو قرآن کے حلال کردہ امور کو حلال اور حرام کردہ امور کو حرام سمجھتے ہیں(٣) اور اس پر مکمل عمل کرتے ہیں(٤) جو لوگ قرآن کریم کی کماحقہ

---

(١) الإسراء : ٨٢.

(٢) البقرة : ١٢١.

(٣) تفسير الطبري : (٢/٥٦٦).

(٤) فتح الباري لابن حجر :(١٣/٥٠٨).

تلاوت کرتے ہیں وہ قرآن کو اپنے لئے باری تعالی کا پیغام تصور کرتے ہیں پس شب وروز اس کے معانی میں غور وفکر کرتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی گُذارتے ہیں آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اله العلمین قُرآن کریم کو ہمارے قلب کی بہار دل کا نور اور آنکھوں کا سرور بنادے ہم کو تلاوت کی حلاوت اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرما ہمارے صیام وقیام تلاوت واذکار اور جملہ طاعات کو قبول فرما ہمیں دونوں جہان کی بھلائی اور کامیابی عطا فرما اپنے احکام اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرما اور ان پر عمل آسان فرما .

هَذا وصَلُّوا وسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلاَةِ والسَّلاَمِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعالَى: (**إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)(١). وقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :« **مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا**»(٢).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ الْأَوْفِيَاءَ، وَارْفَعْ دَرَجَاتِهِمْ فِي عِلِّيِّينَ مَعَ الأَنْبِيَاءِ، وَاجْزِ أُمَّهَاتِهِمْ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ خَيْرَ الجَزَاءِ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلاَمَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

---

(١) الأحزاب: ٥٦ .
(٢) مسلم : ٣٨٤.

اللَّهُمَّ وفِّقْ رئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخْ خليفةْ بنْ زايدْ لِكُلِّ خيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، ووفِّقِ اللَّهُمَّ نائِبَهُ وولِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وتَرْضاهُ، وَأيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الأَحْيَاءِ مِنْهُمْ والأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِدْ، وَالشَّيْخْ مَكْتُومْ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً واسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا الْأَمْنَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.